محمد حنیف ندوی

شب برات

شب برات کے کئی نام ہیں۔ اسے شب برات کے علاوہ شب قدر بھی کہتے ہیں اور لیلۃ القدر بھی۔ مگر احادیث وسنن کے ذخیروں میں عموماً اسے شعبان کی پندرہویں رات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کے کیا فضائل ہیں اسلامی نقطۂ نظر سے اس کی کیا اہمیت ہے۔ اس کا اندازہ لگانے سے پہلے دو باتوں پر غور کر لینا چاہئے۔ ایک یہ کہ تقریبات کے سلسلے میں اسلام نے کیا طرزِ عمل اختیار کیا ہے کیا انہیں کھیل تماشے اور لہو ولعب کی کوئی چیز قرار دیا ہے یا اس کے ساتھ عبادات کے کس لائحہ عمل کو وابستہ کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ کیا انوار وتجلیاتِ الٰہی کا کوئی تعلق براہِ راست زمان و مکان کی خصوصیات سے ہوسکتا ہے یا اس کے فیوض رحمت کی شمیم انگیزیاں ہر ہر وقت اور ہر ہر جگہ بغیر کسی قید اور پابندی کے جاری ہیں۔

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے پوری ذمہ داری سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا اصلی نصب العین خدا تعالےٰ کی یاد ہے۔ اس سے تعلق وقرب کے رشتوں کو مضبوط کرنا ہے۔ اور ہر ہر مناسبت پر اس بُعد اور دوری کو دور کرنا ہے کہ جو خواہشاتِ نفس کی اندھا دھند پیروی سے اُبھر آتی ہے۔ اور یہی تعلق وربط درحقیقت دین کی حقیقی روح ہے۔ اسی سے اخلاق وسیرت کے حسین سانچوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ اور اسی سے وہ ایمان اور یقین پرورش پاتا ہے کہ جس سے دنیا وآخرت کی کامرانیاں حاصل ہوتی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کے ساتھ بندگی کا یہ رشتہ قائم ہے اور انسان اس تعلق عبودیت کو محسوس کرتا ہے۔ تو پھر اصلاح احوال کی متعدد صورتیں خود بخود پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ معرفت واتصال کی نئی نئی راہیں کھل جاتی ہیں۔ اور اگر یہ تعلق موجود نہیں ہے۔ تو پھر اصلاح کی ہر کوشش رائیگان جائے گی۔ اور مذہب ودین کی کوئی تبلیغ یا تلقین بھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہوسکے گی۔

اسلام نے زندگی کا نقشہ تجویز کرتے وقت اس بات کا پوری طرح خیال رکھا ہے کہ انسانوں کا اللہ تعالےٰ سے ربط وضبط زندہ قائم رہے اور صبح سے شام تک کے عرصے میں ایسی پاکیزہ ساعتیں آئیں۔ کہ جب یہ تمام مصروفیات فکری وعملی سے دست کش ہو کر تھوڑی دیر کے لئے اللہ کی طرف توجہات کا رخ پھیر دے۔ اور یکسوئی اور اطمینان کے ساتھ اس ماحول اور فضا میں پہنچ جائے کہ جو اس کی روحانی زندگی کے لئے حقیقۃً سازگار ہے۔ چنانچہ پنجگانہ نماز کا اتمام اسی فلسفہ پر مبنی ہے۔ اور اس سے مقصود اسی تعلق عبودیت کو زندہ رکھنا اور استوار بنانا ہے۔

تقریبات کو بھی اسی زمرہ میں شمار کیجئے اور شب قدر کو بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی سمجھئے کہ اس سے بھی غرض بجز اللہ تعالیٰ کی یاد اور بخشش وعفو کی ایک مناسبت کے ظہور کے اور کچھ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں جہاں شب قدر کے فضائل کا ذکر ملتا ہے وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ بابرکت رات کن کن اعمال و عبادات کی طالب ہے۔

رہا دوسرا سوال کہ پروردگار عالم کی رحمتوں اور بخششوں کا تعلق زمان و مکان کی بعض مناسبتوں سے ہو سکتا ہے تو اس کا جواب بہت آسان ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جہاں تک اس کی عمومی فیض رسانیوں کا تعلق ہے۔ یہ سدا اور ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ ان میں ایک پل اور لمحہ کے لئے بھی التواء واقع نہیں ہو پاتا۔ کیونکہ اس پورے کارخانۂ حیات کا دارومدار ہی اس کے کرم بے پایاں پر ہے۔ یعنی اگر ایک ثانیہ کے لئے بھی اس کی توجہ اس عالم ہست و بود کی طرف سے ہٹ جائے تو زندگی کی تمام رونق تمام چہل پہل اور گہما گہمی ختم ہو جائے۔ اور یہاں عدم وفنا کے سناٹے اور ویرانی کے سوا اور کچھ نہ پایا جائے۔ اس طرح ہر ہر جگہ اور مقام اس کی رحمتوں سے بہرہ ور ہے۔ اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر اس کے انوار و تجلیات کا سایہ نہ پڑ رہا ہو۔ لیکن ان ہمہ گیر فیوض کے پہلو بہ پہلو کہ جن کے لئے پوری کائنات استفادہ کناں ہے۔ کچھ جگہیں ایسی بھی ہیں جو خصوصیت سے برکات کی حامل ہیں۔ اس طرح کچھ دن اور ساعتیں ایسی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی توجہاتِ خاص کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے۔ اور ان میں لطف و عنایت اور کرم و فیض کی جو فراوانیاں ہیں۔ وہ دوسرے اوقات میں پائی نہیں جاتیں۔

اسلام کے اصلی موقف اور غرض و غایت کے بارے میں ان دو نکتوں کو سمجھ لیجئے۔ تو پھر شب قدر پر کیا موقوف ہے۔ رمضان، عیدین یا حرمین اور بیت اللہ کے بارہ میں جن سعادتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے یہ سب سمجھ میں آنے لگتی ہیں۔ اور یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء درحقیقت یہ ہے کہ انسان کے لئے بخشش و کرم کے کچھ بہانے اور مواقع مہیا کرے۔ اور پھر جب وہ ان بہانوں اور مواقع سے فائدہ اٹھالیں تو ان کو بخش دے اور معاف کر دے کہ اس سے زیادہ جود و کرم سے متصف اور کوئی نہیں۔ اب شب قدر کے بارہ میں چند احادیث سنئے جن سے یہ معلوم ہوگا کہ اس تقریب میں کن کن اعلیٰ قدروں کو واضح کیا گیا ہے۔ اور کن اعمال کی طرف دعوت دی گئی ہے۔

حضرت عائشہ کا کہنا ہے کہ ایک شب میں نے دیکھا کہ آں حضرتؐ میرے ہاں تشریف فرما نہیں۔ میں نے تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ بقیع الغرقد میں ہیں۔ آپ کو یہاں میرے آنے پر تعجب ہوا فرمایا کہیں تمہارا یہ خیال تو نہیں تھا کہ میں کسی زیادتی کا ارتکاب کرنے والا ہوں۔ عرض کیا جی نہیں۔ میرا گمان تھا کہ آپ یہیں کہیں کسی ضرورت سے گئے ہیں۔ اس گمان کی تصدیق کے لئے نکلی تھی کہ آپ کو یہاں پایا۔ آپ نے فرمایا یہ وہ مبارک شب ہے کہ

اللہ تعالےٰ بندوں کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ اور آسمانِ دنیا پر تشریف لے آتا ہے۔ اور بخشش وعفو کی وہ گرم بازاری ہوتی ہے کہ کیا کہئے۔ بنی کلب کی بھیڑ بکریوں کے بال اتنے نہیں ہوں گے جتنی کہ اس رات کی بخششیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

حضرت عائشہؓ ہی سے ایک دوسری روایت ہے۔ ارشاد فرمایا اے حمیرا یہ نصف شعبان کی رات ایسی ہے کہ اس میں اللہ تعالےٰ کی رحمتیں اپنے بندوں کے قریب ہو جاتی ہیں۔ اس وقت وہ ہر اس شخص پر بخشش وکرم کی بارش کرتا ہے جو اس سے بخشش طلب کرتا ہے۔ اور ہر اس شخص پر رحم فرماتا ہے۔ جو رحم چاہتا ہے۔ ہاں ان لوگوں کو اس بخشش وعفو کی تقسیم میں شریک نہیں کرتا کہ جن کے دلوں میں حسد وکینہ کی آگ سلگ رہی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اس رات اللہ کی رحمتیں تمام اہلِ ارض کو گھیر لیتی ہیں۔ سوا اس شخص کے کہ جس نے اللہ تعالےٰ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیرایا۔ یا حسد وکینہ کا اظہار کیا۔

حضرت علیؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ اس شب کو قیام کرنا چاہیئے اور اس دن روزہ رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ ایسی جلیل القدر رات ہے کہ اللہ تعالےٰ غروب آفتاب کے بعد ہی بخشش وعفو کے لئے آسمانِ دنیا پر آجاتا ہے۔ اور پکار ہوتی ہے کہ ہے کوئی ہماری بخششوں کا طالب کہ اسے بخششوں سے بہرہ مند کریں۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ ہم اس کے لئے کشائشِ رزق کا سامان مہیا کریں۔ اور ہے کوئی بیمار تندرستی اور عافیت چاہنے والا کہ ہم اسے صحت وتندرستی کی نعمت سے مالا مال کر دیں۔

ان احادیث سے بحیثیت مجموعی جو تاثر پیدا ہوتا ہے کہ پیرائیہ بیان کی رمزیت سے قطع نظر کہ اس نوع کے مضامین کے لئے اس سے بہتر پیرایہ بیان ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ رات خصوصیت سے عبادت وطلب کی رات ہے بخشش وعفو اور استغفار وتوبہ کی رات ہے کھیل تماشے یا آتشبازی وغفلت کی رات ہرگز نہیں۔ اس میں یہ اہتمام ہونا چاہیئے کہ ہر ہر مسلمان اپنی دینی زندگی کا از سرِ نو جائزہ لے۔ اور اس تعلق وربط پر احتساب کی نظر ڈالے جو بحیثیت بندہ وغلام کے اپنے آقا ومولا سے ہونا چاہیئے۔ کہ کہیں یہ کمزور تو نہیں ہو گیا۔ اور ادنیٰ خواہشات نے اس کو بالکل ختم ہی تو نہیں کر دیا ہے۔ یہ احتساب اور جائزہ اس لئے ضروری ہے کہ احادیث میں بخشش وعفو کی خوشخبریاں سنائی گئی ہیں وہ سراسر اسی تعلق سے مشروط ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر اس تعلق کی استواریوں میں فرق نہیں آیا ہے اور ایک بندہ اس دنیا میں مصروف رہنے کے باوجود ان فرائض کو فراموش نہیں کرتا ہے جو اس پر بحیثیت مسلمان کے عائد ہوتے ہیں تو اس کی رحمتیں بھی بدستور موجزن رہیں گی۔ اور اگر بدنصیبی سے بندہ وآقا کے درمیان یہ رشتہ مستحکم نہیں ہے اور انسان زندگی کے کسی موڑ پر بھی اس تعلق کی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کرتا ہے تو پھر اس کے فیض وکرم کے دائرے بھی سمٹاؤ اختیار کر لیں گے۔ اور ان میں وہ وسعت اور پھیلاؤ نہیں رہیگا۔

(بشکریہ ریڈیو پاکستان)

ماہنامہ "فاران" کراچی کا عظیم الشان

"توحید نمبر"

جون ۵۷ء میں آرہا ہے!

شرک و بدعت کے بتکدوں میں نعرۂ توحید کی گونج عجمی صنم کدوں میں دینِ خالص کا غلغلہ ہر ایک مقالہ ایمان افروز علم و تحقیق کی وہ راہیں جو صراطِ مستقیم سے جا کر ملتی ہیں۔ اُردو ادب میں اصلاح و انقلاب کا مثالی اقدام کتاب و سنت کی طرف واپسی کی دعوت۔

اب تک جن علماء کرام و اہلِ فکر حضرات کے مقالے آچکے ہیں

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب۔ مفتی محمد شفیع صاحب۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب۔ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب۔ مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب۔ مولانا ابو الحسن علی ندوی صاحب۔ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی صاحب۔ مولانا محمد ناظم ندوی صاحب۔ مولانا عبد الحمید ارشد صاحب۔ مولانا عامر عثمانی صاحب (مدیر تجلی دیوبند)۔ مولانا محمد اسحٰق سندیلوی صاحب۔ مولانا محمد اویس ندوی صاحب۔ مولانا حافظ محمد مجیب اللہ صاحب ندوی۔ مولانا ابو محمد امام الدین صاحب رام نگری۔ مولانا ابو منظور شیخ احمد صاحب۔ مولانا ابو البیان حماد صاحب۔ محترمہ عطیہ خلیل عرب ......

عربی زبان کے سب سے بڑے انشا پرداز علّامہ محمد البشیر الابراہیمی (الجزائری) اپنی کبر سنی اور علالت کے باوجود "توحید نمبر" کے لئے مقالہ تحریر فرما رہے ہیں۔ شاعروں کے نادر و اعلیٰ منظومات کے علاوہ ماہر القادری مدیرِ فاران کا معرکہ آرا نقشِ اوّل بھی ہوگا۔

ضخامت	سرورق	قیمت
کم سے کم تین سو صفحات	رنگین و دلکش	تین روپے محصول ڈاک رجسٹری آٹھ آنے

اور مستقل خریداروں کو سالانہ چندہ چھ روپے آٹھ آنہ میں ہی توحید نمبر دیا جائے گا

ہندوستان میں

دفتر "الحسنات" رام پور (یو۔ پی) کو توحید نمبر کی قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ یا سالانہ چندہ چھ روپے آٹھ آنہ پیشگی بھیجیں

مینجر ماہنامہ "فاران" کیمبل اسٹریٹ۔ کراچی نمبر ۱